بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۴ رجب ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۰ احسان ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۰ جون ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ سچے دل سے کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں

جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (الحشر آیت ۲۳)

(۲) مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (احزاب آیت ۴۱)

ترجمہ (۱) اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (۲) نہ محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہوں گے) لیکن اللہ کے رسول ہیں بلکہ (اس سے بھی بڑھ کر) خاتم النبیین ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (بخاری)

ترجمہ:۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے (۱) گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہستی پرستش کے قابل نہیں ہے نیز یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں (۲) نماز کا باقاعدہ ادا کرنا (۳) زکوٰۃ کا ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصّوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشرِ اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنّت حق اور جہنّم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیّبہ پر ایمان رکھیں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں ۔۔۔۔۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے"

(ایّام الصلح صفحہ ۸۶، ۸۷)

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۲۰ احسان (جون)۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ کل کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت وعافیت سے رکھے، اور اپنی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

تلخیص تفسیر القرآن انگریزی

(۱) اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کے پاس تلخیص تفسیر القرآن انگریزی (کرم ناعلی کاغذ) مجلّد دستیاب ہے۔ جن دوستوں کو ضرورت ہو وہ فوراً منگوالیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں باقی رہ گئی ہے۔ ہدیہ صرف ۱۵/- روپے۔

(مینجنگ ڈائریکٹر دی اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ)

(۲) تلخیص تفسیر القرآن (انگریزی) کے دوسرے ایڈیشن کی طباعت زیرِ غور ہے۔ احباب کے علم میں اگر پہلے ایڈیشن میں کوئی غلطی (متن۔ ترجمہ۔ تفسیری نوٹوں اور Cross references وغیرہ میں) ہو تو مع حوالہ اس کی نشاندہی فرمائیں تا دوسرے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

ولادت

میرے بیٹے عزیزم عبدالحی صاحب بشارت مقیم فرینکفورٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲ جون ۱۹۷۹ء کو فرینکفورٹ میں پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "مدثر احمد" رکھا گیا ہے نومولود محترم گیانی واحد حسین صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نیز میری بہو عزیزہ انیسہ بیگم کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری عبدالعزیز کھوکھر بیت العزیز دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ رجب ۱۳۹۹ھ
۲۰ احسان ۱۳۵۸ ہش
۲۰ جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت اور اس کا عظیم الشان ثمرہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی معنوں میں مسلمان بننے کے لئے صرف اسلام قبول کرنے اور اس پر ایمان لانے کو ہی کافی قرار نہیں دیا ہے بلکہ ایمان لانے کے بعد اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کو لازم پکڑنے کی بہت شد و مد سے تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر فرماتا ہے:۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران آیت ۱۳۳)

ترجمہ:۔ اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کا مورد بننے کے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ ان کے احکام پر عمل کئے بغیر کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کا مورد نہیں بن سکتا۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ محض زبان سے ایمان لانے کا اقرار کر کے نجات پا جائے گا اور دُنیا و آخرت میں جنت حاصل کر لے گا وہ سخت غلطی خوردہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ مغفرت اور جنت کا مستحق وہی قرار پائے گا جو ایمان لانے کے بعد اللہ اور رسولؐ کے احکام بجا لا کر اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دے گا۔ جونہی ایک شخص خلوصِ نیت کے ساتھ اللہ اور رسولؐ کے احکام کی بجا آوری کو لازم پکڑتا ہے اُسی وقت سے اُس کے قدم مغفرت اور جنت کی سمت میں اُٹھنے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ لحظہ بلحظہ جنت کے قریب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت میں جہاں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا وہاں ساتھ ہی اِسکے عظیم الشان ثمرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ (آل عمران آیت ۱۳۴)

ترجمہ:۔ (اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے لازمی نتیجہ کے طور پر) دوڑو اپنے پروردگار کی بخشش اور جنت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے ساتھ ہی انسان کی مغفرت اور اُس کی جنت کی طرف پیشقدمی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر یہ جنت اگلے جہان میں ہی نہیں ملے گی بلکہ اِسی جہان میں شروع ہو جائے گی اِسی لئے فرمایا کہ اُس جنت کی وسعت آسمانوں اور زمین کی وسعت کے برابر ہے یعنی وہ اگلے جہان اور اِس جہان دونوں پر محیط ہے۔ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے نتیجہ میں اگلے جہان میں تو جنت ملے گی ہی اِس جہان میں بھی ان کے لئے ایک جنت پیدا کر دی جائے گی۔ یہاں وہ جس حال میں بھی ہوں گے اطمینانِ قلب کی دولت سے مالا مال ہونے کے باعث دم نقد بہشت میں ہی ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ صرف اللہ اور رسولؐ کے احکام کی ظاہری بجا آوری ہی کافی نہیں ہے بلکہ اِن جملہ احکام کی بجا آوری میں تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونا ضروری ہے۔ اِسی لئے فرمایا کہ وہ جنت متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے یعنی ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور رسولؐ کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے باریک در باریک رگِ گناہ سے بچتے ہیں اور نیکی کی باریک راہوں کو بڑھ چڑھ کر اختیار کرتے ہیں۔

اِس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بعض ایسی نیکیوں کا ذکر کیا کہ جو حقیقی مومن اور مسلمان اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے ضمن میں خاص تعہد سے بجا لاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (آل عمران آیت ۱۳۵)

دِل کی دُنیا

دِل کے اَندھوں نے کبھی پائی نہیں راہِ ہُدیٰ

دل کو ہر آن مرے پیارو، جگائے رکھو ❖ دیپ تم اس میں محبت کے جلائے رکھو
دل ہی ایمان کے ہر سوتے کا سرچشمہ ہے ❖ دل میں ایمان کے سوتوں کو بہائے رکھو
دل کی دُنیا کو اے عُشّاقِ رسولِ عربیؐ ❖ اپنے اسلاف کی یادوں سے سجائے رکھو
خانۂ دل کبھی ویران نہ ہونے پائے ❖ اس کو تم مہر و محبت سے بسائے رکھو

دل ہو انسان کا صالح تو ہے صالح انساں
یہ حدیثِ نبویؐ سینے سے لگائے رکھو

دل کے اندھوں نے کبھی پائی نہیں راہِ ہُدیٰ ❖ دل کی آنکھوں سے سدا پردہ اُٹھائے رکھو
جیسے اِک چاند کا ٹکڑا ہو سجا شیشے میں ❖ نُورِ قرآن سے یُوں دل کو سجائے رکھو
ہے طلب چین و سکوں کی تو چمن میں دل کے ❖ پھول کچھ یادِ الٰہی کے کھلائے رکھو
دست در کار رہے دل رہے با یار سدا ❖ جان و دل ذکرِ الٰہی میں لگائے رکھو

رات کے پچھلے پہر سجدہ گزاری کے لئے
دل میں چنگاری محبت کی دبائے رکھو

یاس و نومیدی قریب آنے نہ پائے دل کے ❖ اُس پہ ہر حال میں اُمیدوں کے سائے رکھو
شاد و آباد اگر رکھنی ہے دل کی دُنیا ❖ تلخ یادوں کے چراغوں کو بجھائے رکھو
خیر اندیش کی پہچان ہے دشوار بہت ❖ دل کے داغوں کو زمانے سے چھپائے رکھو
ساری دُنیا میں نہ اسلام ہو جب تک غالب ❖ جوشِ تبلیغ سے اِک حشر اُٹھائے رکھو

عشق اور مُشک چھپائے نہیں چھپتے صدّیقؔ
ہو کے رہتے ہیں عیاں لاکھ چھپائے رکھو

محمد صدّیق امرتسری ——— ربوہ

ترجمہ:۔ (دُنیا اور آخرت میں جنت ان متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے) جو خوشحالی میں بھی اور تنگ دستی میں بھی (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ (ایسے) نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ جملہ نیک اعمال میں سے علی الخصوص انفاق فی سبیل اللہ اور دوسروں کے ساتھ حُسنِ سلوک ایسے اعمال ہیں جو انسان کی تقویٰ شعاری کا معیار اور رنگ ہے اور ان کے نتیجہ میں انسان دُنیا اور آخرت دونوں میں جنت کا مستحق قرار پاتا ہے۔

الغرض ایمان لانے کے بعد تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو کر اللہ اور رسولؐ کی اطاعت بجا لانا از بس ضروری ہے۔ اِس کا عظیم الشان ثمرہ اُس جنت کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جو ایسے مومنوں کے لئے اِسی دُنیا میں شروع ہو جاتی ہے اور اگلے جہان میں بھی اس کا سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے کیونکہ یہ وہ جنت ہے جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے یعنی جو اگلے جہان اور اِس جہان دونوں پر محیط ہے۔ اور پھر ایسے ایمان کا جس میں

(باقی ص پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق فی سبیل اللہ کے قرآنی آداب

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دیں است
بلائے او بگرداں گر ہمے آفت شود پیدا

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔ فاضل ربوہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(التوبۃ آیت ۴۱)

ترجمہ: اے مومنو! خدا کی راہ میں نکل کھڑے ہو۔ خواہ تم بے سروسامان ہو یا باساز وسامان اور اپنے مالوں اور جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرو اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

امام راغب نے خفافاً و ثقالاً کے یہ معنے کئے ہیں کہ مالی جہاد میں حصہ لیں نوجوان بھی اور بوڑھے بھی۔ مسافر بھی اور مقیم بھی تنگدست بھی اور صاحب حیثیت بھی جہاد کے معنے خدا کے دین کی سرفرازی کے لئے سعی۔ اپنے نفس کی تادیب اور تربیت بھی ہے۔

نفس کی اصلاح کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ قرآن کو سیکھ کر اس کے دلائل اور روشنی سے دنیا کے ظلمت کدوں کو منور کرنا اسے قرآن نے جہاد کبیر کہا ہے۔ اور اپنی پاکیزہ کمائی محنت اور مشقت کے کمائے ہوئے مال کو راہ خدا میں خرچ کرنا جہاد صغیر کہلاتا ہے کہ اس طریق پر راہ حق کا فدائی ایک جست سے قرب کے میدان کو طے کر جاتا ہے۔ اور جان کا نذرانہ پیش کر دیتا ہے۔ لیکن اس وقت ہم مالی جہاد کے آداب بیان کرتے ہیں۔

طیب مال خدا کی راہ میں دو

خدا کی راہ میں پیش کرنے والے اموال طیب ہونے چاہئیں۔ وہ خبیث اور ناجائز ذرائع سے کمائے ہوئے مال کو قبول نہیں کرتا کہ وہ جو کھوٹے کھرے کو خوب پہچانتا ہے فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔

(البقرہ آیت ۲۶۸)

ترجمہ: اے ایماندارو جو کچھ تم نے کمایا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں اور نیز اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے۔ اللہ کی راہ میں حسب توفیق خرچ کرو اور پلید مال جسے تم خرچ کرتے ہو اور جو اسے اس کے قبول کرنے میں چشم پوشی سے کام لو ہرگز قبول نہیں کرتے۔ بالارادہ نہ چنا کرو اور جان لو کہ اللہ بے نیاز اور بہت ہی حمد کا مستحق ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کا فائدہ تمہیں ہی پہنچے گا

خدا تعالیٰ ہمارے اموال کا محتاج نہیں وہ بے نیاز ہے۔ اس انفاق فی سبیل اللہ کا فائدہ ہمیں ہی ہے وہ قدر دان ہماری اس نیکی کا بدلہ بہتر طور پر دے گا۔ فرمایا۔

ا۔ اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ

(التغابن آیت ۱۷)

راہ خدا میں خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

ب۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ

(البقرہ آیت ۲۷۳)

ترجمہ۔ جو مال تم خرچ کرو گے وہ تم کو پورا پورا واپس کیا جائے گا۔ اور تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

ج۔ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ

(سورہ محمد آیت ۳۹)

اور جو شخص بھی بخل کرتا ہے اس کے بخل کا نقصان اسے ہی ہوگا اور اللہ بے نیاز ہے اور تم ہی محتاج ہو۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کا انجام

اگر ہم خدا کی راہ میں اپنے اموال پیش نہیں کریں گے۔ تو ہم ترقی کی طرف نہیں تباہی کی غار کی طرف بڑھنے والے ہیں۔ ہم اپنی قبر اپنے ہاتھوں سے کھود رہے ہیں فرمایا۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ۔

(البقرہ آیت ۱۹۶)

کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

مشہور صحابی ابوایوب انصاری راوی ہیں کہ اس آیت کی شان نزول یہ تھی کہ جب مال غنیمت آیا۔ اور ہم جہاد کو چھوڑ کر زمینوں کی دیکھ بھال کی طرف لگ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ

(ترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورہ بقرہ)

انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق ملنا خدا کا احسان ہے

مالی قربانی کی توفیق ملنا ہم پر خدا کا احسان ہے۔ اس لئے راہ خدا میں خرچ کرنے کا کبھی احسان نہ جتلانا ورنہ کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔

فرمایا۔

ا۔ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

(البقرہ آیت ۲۶۳)

ترجمہ جو لوگ اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس محفوظ ہے۔

ب۔ لَا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ۔

(الحجرات آیت ۱۸)

ترجمہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان جتلاؤ بلکہ یہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہاری ایمان کی طرف راہنمائی کی

ریاکاری کے لئے خرچ نہ کرو

قرآن مجید میں فرمایا کہ ریاکاروں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا

(البقرہ آیت ۳۹)

وہ لوگ جو اپنے مالوں کو دکھاوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اور نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ آخرت پر ان کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ اور جس شخص کا شیطان ساتھی ہو تو یاد رکھو کہ وہ بہت برا ساتھی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رض راوی ہیں کہ قیامت کے دن تین ریاکاروں پر سب سے پہلے خدا کا غضب بھڑکے گا۔ اور وہ جو ریاکاری کے لئے تلاوت کرتا ہے دوسرا وہ شخص جو ریاکاری کے لئے لڑا۔ اور تیسرا جو ریاکاری کے لئے خرچ کرتا ہے۔

(ترمذی کتاب الزہد)

حالت صحت میں خرچ کرو۔

یہ نہیں کہ زندگی میں تو مالی تحریکات میں حصہ نہ لیا۔ اور مرتے وقت جیب دیکھا۔ کہ اب یہ مال میرے کس کام آئے گا۔ تو ہندوؤں کی طرح اس کا دان دے دیا۔

فرمایا۔

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔

(المنافقون آیت ۱۱)

جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے راہ خدا میں خرچ کرو تا ایسا نہ ہو کہ تمہیں موت آجائے تو پھر تم کہو اے میرے رب تو نے مجھے کیوں ڈھیل نہ دی تا کہ میں کچھ صدقہ کر لیتا اور نیک بن جاتا۔

حالانکہ اسے کتنے مواقع ملے تھے۔ راہ خدا میں خرچ کرنے کے لیکن بخل اسے روکتا رہا۔ اور اب یاس و حسرت سے یہ تمنا کرتا ہے کہ اگر مجھے کچھ اور ڈھیل مل جائے تو میں یہ مال راہ خدا میں خرچ کروں۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔

تصدق و انت صحیح
شحیح تخشی الفقر و
تامل الغنیٰ

کہ تو تندرستی کی حالت میں خرچ کر جب تجھے خود ضرورت ہو اس وقت خرچ کر جب تجھے احتیاج ہو کا خوف ہو اور جب تجھے امید ہو کہ اس سے میری دولت بڑھے گی۔ اس وقت خرچ کرو۔

نماز میں سستی کرنے والوں کی مالی قربانی قبول نہیں ہوتی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ (التوبہ آیت ۵۴)

ان کے انفاق فی سبیل اللہ کی قبولیت کی راہ میں اس کے سوا اور کیا روک تھی کہ ایک تو وہ خدا اور اس کے رسول کا انکار کرتے تھے اور یہ کہ وہ نماز میں بہت سستی دکھاتے تھے اور یہ کہ وہ خوشی سے خرچ نہیں کرتے تھے۔

اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر حقیقی ایمان اور نماز کی باقاعدگی اور خوشی سے خرچ کرنا مالی قربانی کی قبولیت کے لئے ضروری ہے۔ راہ خدا میں جو مال خوشی سے دیا جائے۔ خندہ پیشانی سے دیا جائے اور نمازوں میں سستی نہ کی جائے یعنی مالی قربانی کی جائے۔ اور خدا سے اسے قبول ہونے کے لئے دعا بھی کی جائے۔

انفاق فی سبیل اللہ کی غرض خدا کی رضا کا حصول ہو

فرمایا:۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ۔

(البقرہ آیت ۲۶۶)

جو لوگ اپنا مال اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ان کے خرچ کی حالت اس باغ کی حالت کے مشابہ ہے۔ جو اونچی جگہ پر ہو اور اس پر تیز بارش ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دو چند لایا ہو۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کی خاطر خرچ کرنے والے کبھی گھاٹے میں نہیں رہتے۔ یہ سودا خسارے کا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کن پیارے لفظوں میں فرمایا ہے

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد

کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔

دوسری جگہ فرمایا۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ۔

(انفال آیت ۶۱)

کہ جو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے گا۔ اسے اس کا بدلہ پورا پورا ملے گا۔

اور سورہ بقرہ آیت ۲۶۲ میں راہ خدا میں خرچ کرنے والوں کی مثال اس کسان سے دی ہے۔ جو ایک دانہ بونے کے بعد سات سو دانے حاصل کرتا ہے۔

راہ حق سے روکنے کے لئے خرچ نہ کرو

فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ

(انفال آیت ۳۷)

جنہوں نے کفر اختیار کیا وہ اپنے اموال کو اس لئے خرچ کرتے ہیں تاکہ خدا کی راہ سے لوگوں کو روکیں۔ وہ اسی طرح ان مالوں کو خرچ کرتے چلے جائیں گے لیکن بالآخر یہ خرچ ان کے لئے حسرت کا موجب بن جائے گا اور وہ مغلوب کر دیئے جائیں گے

اس آیت میں راہ حق سے روکنے والوں کا انجام کتنے عمدہ پیرایہ میں بیان کر دیا ہے اور باطل کے لئے خرچ کرنے والوں کا انجام بتایا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں چندے دینے والے آج اگر دنیا میں دوبارہ آئیں تو وہ اس کا نتیجہ اس طرح دیکھیں گے کہ وہ پیغام جس کی خاطر افلاس میں انہوں نے چندے خرچ کئے تھے آج چاردانگ عالم میں گونج رہا ہے۔

مال خدا کا دیا ہوا ہے

راہ خدا میں خرچ کرنے والا یہی سمجھے کہ یہ مال خدا کا تھا میرا نہیں۔ میں تو امین ہوں۔ اگر خدا کے دیئے ہوئے مال سے کچھ اس کی جناب میں پیش کر دیا۔ تو یہ کونسا احسان ہے۔ یہ تو اس کا فضل ہے۔ کہ اس نے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ اور قرآن مجید کی کتنی آیتوں میں یہ مفہوم ہے فرمایا۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ کہ جو ہم نے انہیں دیا ہے۔ وہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ اور جب یہ جذبہ ہو۔ دل کی کیفیت یہ ہو تو راہ خدا میں دے کر خدا کے لئے ممنونیت کے جذبات ہوں گے کہ اس نے انفاق کی توفیق عطا فرمائی۔

تلک عشرۃ کاملۃ

قانون دو ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قانون دو ہیں ایک وہ جو فرشتوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ وہ محض اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کی اطاعت محض فطرتی روش کا ایک خاصہ ہے وہ گناہ نہیں کرسکتے۔ مگر نیکی میں ترقی بھی نہیں کرسکتے۔ دوسرا قانون وہ ہے جو انسانوں کے متعلق ہے۔ یعنی یہ کہ انسانوں کی فطرت میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ گناہ کرسکتے ہیں مگر نیکی میں ترقی بھی کرسکتے ہیں۔ یہ دونوں فطرتی قانون غیر متبدل ہیں۔" (کشتی نوح ص ۶۹)

«صحیح تاریخ ایک عمدہ معلم ہے» - (ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۸۲ پہلے ——— ۲۰ جون ۱۸۹۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکہ وکٹوریہ کو جوبلی کے موقع پر اسلام لانے کی دعوت

ملکہ کو ایک سال کے اندر آسمانی نشان دکھانے کی پیشکش

۲۰-۲۱-۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو ہندوستان بھر میں تاجدار برطانیہ ملکہ وکٹوریہ کی ساٹھ سالہ جوبلی بڑی دھوم دھام سے منائی گئی لیکن جہاں دیگر اہل وطن اور مسلمانوں نے اس موقع پر خود کو صرف ملکہ معظمہ سے اظہار وفاداری تک محدود رکھا وہاں خدا کے مسیح و مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موقع کو بھی تبلیغ اسلام کے لئے استعمال کیا - اور جنرل کمیٹی اہل اسلام ہند کے پروگرام کے مطابق یہ دن نہایت پروقار رنگ میں منایا گیا - ۲۰ جون کو اجتماعی دعا کی گئی - تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۴۸۱ میں اس دن کا ذکر تفصیل سے ملتا ہے - پہلے روز یعنی ۲۰ جون کو جو اجتماعی دعا ہوئی اس میں حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے مختصر تقریر کے بعد ملکۂ برطانیہ کے مسلمان ہونے کے لئے ان الفاظ میں دعا کروائی -

« قیصرۂ ہند کو مخلوق پرستی
سے چھڑا کر لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پر اس
کا خاتمہ کر »

یہ تقریبات ۲۰ سے ۲۲ جون تک تین دن جاری رہیں اور اس میں ہندوستان بھر کے مسلمانوں نے «جنرل کمیٹی اہل اسلام ہند» کے تحت منظم طور پر یہ دن منایا - لاہور میں جماعت اہل حدیث کی طرف سے مولوی الٰہی بخش وکیل کی کوٹھی پر ایک پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے سب ممبروں اور دوسرے مسلمان رؤسا اور شرفاء نے شرکت کی - لاہور میں جملہ اہل اسلام کی طرف سے بڑا اجتماع بادشاہی مسجد لاہور میں ہوا - اس اجتماع میں انجمن حمایت اسلام کے ممبروں نے بڑی پرجوش تقریروں میں قیصرۂ ہند کی برکات بیان کیں اور ان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی گئی - اس قسم کے اجتماع ہندوستان کے تقریباً سبھی بڑے شہروں میں ہوئے -

ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کی تبلیغ

اس مختصر ذکر کا مطلب یہ بتانا تھا کہ عموماً اسلامیانِ اہل ہند نے یہ جوبلی کی تقریب جس طرح منائی اس میں ملکہ معظمہ کی تعریف و ستائش اور تاج برطانیہ سے وفاداری کے سوا اور کچھ نہ تھا - مگر خدا کے عظیم فرستادہ نے اس جوبلی کی آمد پر اخیر مئی ۱۸۹۷ء میں «تحفۂ قیصریہ» کے نام سے عیسائیت کے خلاف ایک زبردست کتاب لکھی اور ملکۂ برطانیہ کو اسلام لانے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دی اور اس طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خالص مادی اور سیاسی تقریب کو ایک عظیم علمی جہاد میں تبدیل کر دیا - حضرت اقدس نے جہاں ملکہ کے سامنے دینِ اسلام کی خوبیاں واضح کیں وہاں لندن میں ایک «جلسہ مذاہب» کے انعقاد کی تجویز بھی رکھی - چنانچہ آپ نے فرمایا:

« قیاصرہ روم میں سے جب تیسرا قیصر روم تخت نشین ہوا اور اس کا اقبال کمال کو پہنچ گیا تو اسے اس بات کی طرف توجہ پیدا ہوئی کہ دو مشہور فرقہ عیسائیوں میں جو ایک موحد اور دوسرا حضرت مسیح کو خدا جانتا تھا باہم بحث کرا دے - چنانچہ وہ بحث قیصر روم کے حضور میں بڑی خوبی اور انتظام سے ہوئی اور بحث سننے کے لئے معزز ناظرین اور ارکانِ دولت کی صدہا کرسیاں بلحاظ رتبہ و مقام کے بچھائی گئیں اور دونوں فریق کے پادریوں کی چالیس دن تک بادشاہ کے حضور میں بحث ہوتی رہی اور قیصر روم بخوبی فریقین کے دلائل سنتا رہا اور ان پر غور کرتا رہا - آخر جو موحد فرقہ تھا اور حضرت یسوع مسیح کو خدا کا نبی اور رسول جانتا تھا غالب آ گیا اور دوسرے فرقہ کو ایسی شکست ہوئی کہ اس مجلس میں قیصر روم نے ظاہر کر دیا کہ میں نہ اپنی طرف سے بلکہ دلائل کے زور سے موحد فرقہ کی طرف کھینچا گیا اور قبل اس کے جو اس مجلس سے اٹھے توحید کا مذہب اختیار کر لیا - اور ان موحد عیسائیوں میں سے ہو گیا جن کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے اور بیٹا اور خدا کہنے سے دست بردار ہو گیا اور پھر تیسرے قیصر تک ہر ایک وارث تخت روم موحد ہوتا رہا - اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے مذہبی جلسے پہلے عیسائی بادشاہوں کا دستور تھا اور بڑی بڑی تبدیلیاں ان سے ہوتی تھیں - ان واقعات پر نظر ڈالنے سے نہایت آرزو سے دل چاہتا ہے کہ ہماری قیصرۂ ہند دام اقبالہا بھی قیصر روم کی طرح ایسا مذہبی جلسہ پایہ تخت میں انعقاد فرما دیں کہ یہ روحانی طور پر ایک یادگار ہوگی مگر یہ جلسہ قیصر روم کی نسبت زیادہ توسیع کے ساتھ ہونا چاہیے کیونکہ ہماری ملکہ معظمہ بھی اس قیصر کی نسبت زیادہ وسعتِ اقبال رکھتی ہیں ... ہاں یہ ضروری ہوگا کہ اس جلسۂ مذاہب میں ہر ایک شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے، دوسروں سے کچھ تعلق نہ رکھے - اگر ایسا ہوا تو یہ جلسہ بھی ہماری ملکہ معظمہ کی طرف سے ہمیشہ کے لئے ایک روحانی یادگار ہوگا اور انگلستان جس کے کانوں تک بڑی ضیافتوں کے ساتھ اسلامی واقعات پہنچائے گئے ہیں ایک سچے نقشہ پر اطلاع پا جائے گا بلکہ انگلستان کے لوگ ہر ایک مذہب کی سچی فلاسفی سے مطلع ہو جائیں گے »

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۶-۲۷)

☆

ملکہ کو آسمانی نشان دکھانے کی پیشکش -

اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نشان آسمانی دکھانے کی وہ پیشکش بھی ملکہ کو کی جو کہ حضور اس سے پہلے متعدد مرتبہ دنیا کے سامنے پیش کر چکے تھے - حضور نے ملکہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں، « تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو کہ وہ نشان ظاہر ہو جائے اور نہ صرف یہی بلکہ دعا کر سکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ عافیت اور صحت سے بسر ہو لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا میں راضی ہوں کہ ... پایہ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں - یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کو اس آسمان کے خدا کی طرف خیال آ جائے جس سے اس زمانہ میں عیسائی مذہب بے خبر ہے »

حضرت مسیحؑ کی ملاقات کا تحفہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں اور کتابوں کے علاوہ یہ بھی لکھا کہ حضور نے خود عین عالم بیداری میں کشف کی حالت میں حضرت مسیح ناصری سے ملاقات کی ہے اور ان کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے - آپ نے فرمایا:-

« یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے - ان سے باتیں کر سکتا ہے اور ان کی نسبت ان سے گواہی بھی لے سکتا ہے کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے »

(مرتبہ: یوسف سہیل شوق - ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے! - مینیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کا قریب ترین مقصد

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت اگر صحیح معنوں میں تبلیغ کرنا چاہتی ہے۔ اگر ہماری جماعت اپنے نفس کی اصلاح کرنا چاہتی ہے اور اگر ہماری جماعت اپنی روحانیت کو درست رکھنا چاہتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا قریب ترین مقصد یہ ہو کہ سو فیصدی احمدی قرآن مجید جانتے ہوں جب ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے تب یہ امید ہو سکے گی کہ ہم اپنی اور اپنے گرد و پیش کی اصلاح کر سکیں۔"
(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۴۵ء)

گویا جماعت کا قریب ترین مقصد جس پر تبلیغ کا انحصار ہے۔ جس پر اصلاحِ نفس کا مدار ہے جس سے روحانیت کو درست رکھا جا سکتا ہے یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد قرآن کریم جانتا ہو۔ اسے ناظرہ قرآن مجید آتا ہو۔ وہ ترجمہ جانتا ہو۔ قرآنی معارف پر اسے آگاہی ہو۔ اس قریب ترین مقصد کے کامل حصول کے لئے خلافت ثالثہ میں تحریک تعلیم القرآن اور تحریک وقف عارضی کو منظم طور پر جاری کیا گیا ہے۔ احباب کا فرض ہے کہ جماعت کے اوّلین مقصد کو پورا کرنے کے لئے پوری جدوجہد فرماویں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

مرکزی سالانہ امتحانات کے سلسلہ میں خدام و اطفال کے پرچے تمام مجالس کو بھجوائے گئے تھے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ حل شدہ پرچہ جات فوری طور پر واپس مرکز میں بھجوائیں۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرمہ مقبول خانم صاحبہ ۵ روڈ لین ۲/ہم F ۸۸۲ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم کیپٹن عطاء اللہ ظہور احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعات ۵/۱-۱۴ واقع محلہ دارالصدر ربوہ برقبہ ۴ کنال ۱۶۰۶ مرلہ مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درجِ ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) ملک ناصر محمود احمد صاحب۔ (۲) حبیب صاحبہ۔ (۳) نسیم صاحبہ پسر و دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ قطعات مذکورہ بالا ہم تمام وارثان میں بحصہ شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو دو ماہ تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم محمد حسین آزاد محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم کریم بخش صاحب ولد میاں خدا بخش صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۳۷/۵ محلہ دارالیمن ربوہ مشترکہ طور پر والد صاحب مرحوم اور نواب بیگم صاحبہ کے نام الاٹ ہے۔ پلاٹ مذکور میں سے والد صاحب مرحوم کا حصۂ زمین میرے نام منتقل کئے جانے پر دیگر وارثانِ مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کا حصہ وصیت ادا ہو چکا ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۳۷/۵ واقع محلہ دارالیمن ربوہ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصۂ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مومن کی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جو اخلاص سے قربانی کرتا ہے اس کی قربانی ضائع نہیں ہوتی۔ زمین مٹ سکتی ہے آسمان مٹ سکتا ہے اور سورج مٹایا جا سکتا ہے مگر خدا کے بندے کا خدا کے لئے ڈالا ہوا دانہ کبھی ضائع نہیں جا سکتا۔ وہ ضرور نکلتا ہے خواہ اس دنیا میں نکلے خواہ آخرت میں نکلے۔ مومن کی قربانی کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔"

اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ مال بھی اس کا، جنت بھی اس کی اور احسان اس کا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جو میرا مال ہے اسے خرچ کر کے میری جنت کو خرید لو۔"

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو مالی قربانیوں کی توفیق دے رہا ہے تاہم کام کی وسعت کے پیش نظر مزید قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے ہر فرد (مرد، عورتوں اور بچوں) کا فرض ہے کہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے تحریک جدید کی مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔
(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

امتحان سہ ماہی دوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سالِ رواں کی سہ ماہی دوم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۹ احسان/جون کو منعقد ہوگا۔ نصاب درجِ ذیل ہے:۔

۱۔ ترجمہ پارہ ۱۹ ربع چہارم
۲۔ کتاب کشف الغطاء
۳۔ نصاب بنیادی معلومات صفحہ ۳۸ تا ۸۰۔ طبع دوم کے صفحات ۶۴ تا ۱۳۸۔

کتاب "کشف الغطاء" کی قیمت ڈھائی روپیہ ہے۔ الشرکۃ الاسلامیہ سے براہ راست طلب فرمائیں۔ بنیادی معلومات کا رسالہ دوبارہ چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ اس کی قیمت تین روپے ہے۔ جن مجالس یا اراکین کو ضرورت ہو وہ دفتر انصار اللہ سے رابطہ قائم کریں۔
(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مرکزی مقابلہ مضمون نویسی

مرکز کی طرف سے ہر سال مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ امسال اس کا عنوان ہے "صلح حدیبیہ"۔ الفاظ کی تعداد ہے آٹھ ہزار تا دس ہزار۔

انعامی مقابلہ کی رقم اوّل [illegible] دوم ۵۰۰۔ سوم ۳۰۰ روپے۔ آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ وقت بہت کم ہے۔ خدام مقالہ لکھیں۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

اس عاجز کے خسر محترم چوہدری نور محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر مظفر گڑھ مرض ذیابیطس اور کچھ اراضی کی ذمہ داریوں میں الجھنیں پیدا ہو جانے کے باعث جسمانی طور پر کافی کمزور ہو چکے ہیں اور ذہنی طور پر بھی کافی پریشان ہیں۔ تمام احباب سلسلہ عالیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ انہیں مرض سے نجات اور ذہنی سکون بخشے۔ (عبدالرؤف [illegible])

قائدین اضلاع سے درخواست ہے کہ سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر میں جملہ مجالس کی نمائندگی کیلئے کوشش کریں۔
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۲۸

میں قطب الدین ولد چوہدری رحیم اللہ صاحب قوم ہرل پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ایک پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع جڑانوالہ مالیت ۱۲۲۵/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں، اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۹/۶۸ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد قطب الدین

گواہ شد بشیر احمد سیال ولد چوہدری فتح دین صاحب سیال وصیت نمبر ۱۶۵۲۱۔

گواہ شد امین الدین۔ دارالخیر جنرل سٹورز ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۱۲۹

میں امام بی بی زوجہ میاں اللہ دتہ خان صاحب قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ سونے کی بالیاں وزن ۸ ماشہ جس کی موجودہ قیمت ۶۷۰/- روپے

۲۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ امام بی بی زوجہ میاں اللہ دتہ خان صاحب مرحوم۔ دارالرحمت وسطی ۴۶/۱۹ ربوہ۔

گواہ شد مرزا عبدالسمیع وصیت نمبر ۱۱۴۳۵ صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد حکیم عطاء اللہ درانی ولد فضل الرحمٰن صاحب ۵/۱۲ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۱۳۰

میں سمیع اللہ ولد احمد دین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چھجو کھیوہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۳۲/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد سمیع اللہ ولد احمد دین صاحب۔

گواہ شد محمد عبداللہ باجوہ سیکرٹری مال ظفروال ضلع سیالکوٹ موصی نمبر ۶۲۲۲۔

گواہ شد عبدالرحمٰن قادیانی وصیت نمبر ۱۲۱۸۴۔ چک ۸۴/ج ب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۴۱۳۱

میں امۃ الرشید زوجہ احمد دین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی ساکن چھجو کھیوہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر مبلغ ۴۰۰/- روپے (بذمہ خاوند)

۲۔ مکان پختہ واقع ظفروال ضلع سیالکوٹ ۱۰،۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ امۃ الرشید زوجہ احمد دین صاحب۔

گواہ شد محمد عبداللہ باجوہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ظفروال وصیت نمبر ۶۲۲۲۔

گواہ شد ڈاکٹر عبدالحمید سرشمیر روڈ تحصیل و ضلع فیصل آباد (برادر موصیہ)

اداریہ

(بقیہ صفحہ ۱)

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا اپنے عمل سے ثبوت مہیا کیا جائے ایک ثمرہ غلبہ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اسی لئے ان آیات کے بعد آگے چل کر فرمایا:۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

(آل عمران آیت ۱۴۰)

ترجمہ:۔ اور (اللہ اور رسولؐ کی اطاعت میں) سست مت ہو اور غم مت کرو اور انجام کار غلبہ تمہیں کو ہوگا اگر تم ایمان پر قائم رہو گے۔

اعلان برائے حفاظ

تمام ایسے مخلص احباب جنہیں خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل ہے وہ اولین فرصت میں اپنی اپنی درخواستیں نظارت ہذا کو بھجوائیں تا رمضان المبارک میں ان کو مختلف مقامات پر نماز تراویح پڑھانے کے لئے بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

الفضل میں اشتہار دینا

کلید کامیابی ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمرؓ فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلامیہ

برائے سال ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء

علمی تصانیف پر ساڑھے سات ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلۂ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپیہ کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ، صفاتِ الٰہیہ، ضرورتِ نبوت، معیارِ شناختِ نبوت، دعا، قضاء و قدر، بعث بعد الموت، بہشت و دوزخ، معجزات، ضرورتِ شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب، تاریخِ انبیائے سابقہ، تاریخ اسلام، کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ، تاریخِ احمدیت، صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود" "نظامِ بیمہ" "لیبر اور متعلقہ مسائل" "تجارتی کمپنیوں کا نظام" "انڈسٹری" "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جا سکے گا۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں (ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب راہنمائی کر سکے۔ (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں جن میں کتاب کا سنِ طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔ (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے، جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

(۵) پرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اُترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اسی غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۶ الف) مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایت کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کر لیں۔

(۶ ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے کسی حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیرِ غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کرلے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمرؓ فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

محترمہ نصرت عقیل صاحبہ کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کردی گئی

نماز جنازہ امیر مقامی محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی

محترمہ نصرت عقیل صاحبہ ایم۔ اے اہلیہ مکرم چوہدری انیس احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بنجول (گیمبیا۔ مغربی افریقہ) جو ۱۲ جون ۱۹۷۹ء کو بچی کی ولادت سے بعد بنجول میں وفات پا گئی تھیں کی نعش بنجول سے ربوہ پہنچنے پر ۱۸ جون ۱۹۷۹ عیسوی کو بعد نماز عشاء مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کردی گئی۔

مرحومہ کا جنازہ بنجول سے بذریعہ ہوائی جہاز اسی روز بوقت سہ پہر فیصل آباد اور پھر وہاں سے ساڑھے سات بجے شام ربوہ پہنچا تھا۔ جنازہ کے ہمراہ اُن کے شوہر مکرم چوہدری انیس احمد صاحب خود آئے ہیں۔ بعد نماز عشاء مسجد مبارک کے مغربی میدان میں امیر مقامی محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور افسرانِ صیغہ جات کے علاوہ دیگر اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر وہاں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب وکیل التبشیر نے دعا کرائی۔

مرحومہ کی بہنیں، بھائی اور دوسرے کئی اقارب نیز سسرال سے رشتہ دار یعنی محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ کے خاندان کے متعدد افراد کراچی اور سندھ کے دوسرے شہروں نیز راولپنڈی، لاہور اور سرگودھا وغیرہ سے ربوہ پہنچ گئے۔ ان سب نے بھی کثیر التعداد اہل ربوہ کے ہمراہ نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز مرحومہ کے والد محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری، مرحومہ کے شوہر مکرم چوہدری انیس احمد صاحب ابن محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان اور جملہ افراد کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور وہ ہمیشہ دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ مرحومہ کی بچی جس کی ولادت کے بعد ان کی وفات ہوئی ٹھیک ہے۔ احباب بچی کی صحت عافیت، درازیٔ عمر اور بلند اقبال ہونے کیلئے بھی دعا کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴